© rasailojaraid.com

بقیہ مضمون

"مضمون اقسام ملازمت پر موافق و مخالف شہادت"

مخفی نہین ہے کیونکہ ان لوگون پر ان مفتریات کا عمدہ اثر (جسپر ہمنے خدا کا اور اپنے مفتریون کا شکریہ ادا کیا ہے) ظاہر ہو چکا ہے تاہم اون مسلمان اخوان کے افہام کی غرض سے جو ملا صاحب اور اون معاونون کو اہل علم و دیندار جانتے ہین دیہاتی علیہ ان کے رسالہ کو پڑہکر اسکے مضامین خلاف واقع کو راست سمجہہ بیٹہے ہین

بقیہ حاشیہ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸)

اس نکتہ کے باوجود اسقدر وسعت کے (جو یہان بیان ہوئی ہے) یہہ شرح و تفسیر (ہمارے علم مین) کہین نہین ہوئی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو شریعت یعقوبی پر عمل و فیصلہ کا بادشاہ نے اختیار دیدیا تہا اور اُسوقت بادشاہ اسلام (دین یعقوبی) اختیار کر چکا تہا جس سے شریعت یعقوبی پر عمل کرنا داخل نکتہ ہو سکے ۔ یہ اختیار حضرت یوسف علیہ السلام کو حاصل ہوا تہا تو پیچہے کو ہوا تہا ۔ جب بادشاہ اسلام مین داخل ہوا یا وہ نوت ہو گیا اور آئین مصری کا عمل موقوف ہوا اور حضرت یوسف ؑ کے حق مین "مکنا لیوسف فی الارض" کا مضمون پورا پورا صادق آیا جیسا کہ ذوالقرنین کے حق مین انا مکنا لہ فی الارض کا مضمون صادق آیا تہا ۔

اسیوقت انکو سلطنت مصری مین استقلال حاصل ہوا تہا جسکا شکریہ انہون نے "رب قد اتیتنی من الملک" بالفاظ منقولہ حاشیہ ادا کیا بہائی کو قید مین لینے کے وقت تو وہ مستقل بادشاہ نہوئے تہے صرف نائب السلطنت تہے جنکو اختیارات کا آئین سلطنت مین محدود ہونا ایک لازمی امر ہے اور نیابت کا عین مقتضا ۔ اس امر پر یہ قول خداوندی کہ "یوسف علیہ السلام بادشاہ کی آئین کے روسے اپنے بہائی کو نہ لے سکتا تہا"

© rasailojaraid.com